وعظ کی اقسام

وعظ کی بہت ساری اقسام ہیں۔ہم موقع کی مناسبت سے کسی ایک کا چناؤ کر کے وعظ کو موثر انداز سے لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔

Expository Sermons-1 تفسیری وعظ:

لفظ Exposition دراصل expose سے ماخذ ہے۔جس کا مطلب افشاں کرنا، ظاہر کرنا، کھولنا اور بے پردہ کرنا یا پردہ ہٹانا ہے۔اس میں واعظ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ متن یا Text کی آیت بہ آیت اور لفظ بلفظ تفسیر کرے۔

تفسیری وعظ کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اس متن کا مصنف کون ہے؟ اِس متن کے مکتوب علیہ کون ہیں؟ اس کی سنِ تصنیف کیا ہے؟ سنِ تصنیف کے وقت کون کون سی اقوام موجود تھیں؟ ان کے مذاہب کیا تھے؟ ان کی زبان کیا تھی؟ ان کا کلچر، رہن سہن اور پیشہ کیا تھا؟ یہاں حکومت کس کی تھی؟ طرز حکومت کیا تھا؟ بادشاہ کون تھا؟ سیاسی منظر نامہ کیسا تھا؟ اس کا محلِ وقوع کیا ہے؟

اس کا تاریخی پس منظر کیا ہے؟ اس کی گرائمر کیا ہے؟ اس متن کا سیاق و سباق کیا ہے؟

context سیاق وسباق کا کیا مطلب ہے؟

context لفظ لاطینی زبان کے لفظ contextus سے نکلا ہے۔جس کا مطلب ہے ایک ساتھ باندھنا۔متن میں الفاظ، جملے، پیراگراف، باب اور کتاب دھاگے کی طرح ہیں جن کا ہر حصہ دوسرے سے جڑ جانے کے بعد مکمل ہوتا ہے۔

سیاق وسباق سے مُراد یہ ہے کہ لکھے ہوئے کلام کا درست مطلب سمجھنا اور سمجھانا۔ جہاں ہر لفظ دوسرے

لفظ کے ساتھ اور ہر جملہ دوسرے جملے کے ساتھ اور ہر پیرا گراف دوسرے پیرا گراف کے ساتھ جُڑا ہوتا ہے۔

Every text has context. ہر متن کا سیاق وسباق ہوتا ہے۔

سیاق وسباق کے بغیر متن پڑھنا آپ کو بہانہ یا جواز فراہم کر دیتا ہے کہ آپ جو چاہیں اس کا مطلب نکالیں۔ ایک بہت معروف Phrase ہے A text without a context is a pretext۔ ایسا متن جس میں آپ سیاق وسباق کا خیال نہیں کرتے اس کے لئے آپ آزاد ہیں۔

Let the text speak in its context. متن کو سیاق وسباق میں بولنے دیں۔ بغیر سیاق و سباق کے الفاظ اور اعمال کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔ مطلب جو مرضی معنی نکالے جاسکتے ہیں۔ آئیں ایک مثال کے ساتھ سمجھتے ہیں:

(متی 6-5:10)۔

اِن آیات کو مدِ نظر رکھتے ہُوئے کُچھ ناقدین کا خیال ہے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح صرف یہودیوں کے لئے آئے اور اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو بھی یہودیوں میں خدمت کرنے کی تعلیم دی۔ جب کہ یہ اِن آیات کا درست مطلب نہیں ہے۔

اور اگر خُداوند یسوعؔ مسیح کی خدمت صرف یہودیوں تک محدود ہوتی تو وہ کبھی بھی شاگردوں کو اِرشادِ اعظم نہ دیتے کہ ''سب قوموں کو شاگرد بناؤ'' یا یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک جانے کی بات نہ کرتے۔ اس بات کو آپ دائرے کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں کہ چار دائرے ہیں۔ پہلے دائرہ میں شاگرد کھڑے ہیں۔ جس دائرے میں وہ کھڑے ہیں وہ یروشلیم ہے۔ اس سے اگلا دائرہ یہودیہ ہے یعنی یروشلیم سے باہر یہودیہ کا عِلاقہ ہے اس کے بعد سامریہ اور اس کے بعد زمین کی انتہا۔

خداوند یسوعؔ مسیح کا یہ کہنا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کی خدمت محض یہودیوں

تک محدود ہے۔اسے کہتے ہیں کسی بھی آیت کواس کے سیاق وسباق کے بغیر پڑھنااور سمجھنا۔

اب آئیں اس متن کواس کے Context میں سمجھتے ہیں۔

یہ خُداوند یسوعؔ مسیح کے شاگرد ہیں جن کو خُداوند یسوعؔ مسیح نے محدوداور مختصر مشن کے لئے روانہ کیا ہے۔ یہاں جوشاگرد ابھی تک چُنے گئے ہیں وہ ذہنی طور پر اِتنے پُختہ نہیں ہیں، گلیل کی جھیل میں طوفان آیا تو یہ ڈر گئے، گتسمنی باغ میں وہ نیند سے مغلوب ہو گئے، یادداشت ان کی کمزور تھی ایک دفعہ روٹی ساتھ لینا بھول گئے، بے اعتقادی کا شِکار تھے ایک دفعہ ایک بدروح گرفتہ لڑکے میں سے بدروح کو نہ نکال سکے،ابھی تک ان میں سے بیشتر میں گھمنڈ،غروراور تکبر سمایا ہوا تھا۔

ابھی وہ اس لائق نہیں تھے کہ ان کو غیر اقوام میں یادور دراز کے عِلاقوں میں منادی کے لئے بھیجا جائے۔ کیونکہ وہ ابھی اس بات کے لئے تیار ہی نہیں تھے۔ یہاں تک کہ خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد بھی ان سے کہا (اعمال 1:3-4) ”اُس نے دُکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو اُن پر ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ وہ چالیس دِن تک اُنہیں نظر آتا اور خُدا کی بادشاہی کی باتیں کہتا رہا۔ اور اُن سے مل کراُن کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہو جس کا ذکر تم مجھ سے سُن چکے ہو۔

یہ وہ وقت تھا جب وہ ساڑھے تین سال خُداوند یسوعؔ مسیح کے ساتھ گزار چُکے تھے لیکن پھر بھی خُداوند یسوعؔ مسیح نے ان کو اِجازت نہیں دی کہ وہ غیر اقوام میں جائیں۔ کیونکہ خُداوند یسوعؔ مسیح نے ان کے لئے ایک خاص وقت مقرر کر رکھا تھا جب وہ ان کو بھیجے گا۔

(اعمال 1:8) ”لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہو گا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اورسامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہو گے۔“

میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سادہ آسان اور بڑی عملی سی باتیں ہیں میرا نہیں خیال کہ خُداوند یسوعؔ مسیح کی

اس بات سے کوئی ایسا تاثر ملتا ہے کہ وہ صرف یہودیوں تک محدود تھے یا اپنے شاگردوں کو صرف یہودیوں تک محدود رکھنا چاہتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

جب تک ان کے شاگرد روحانی طور پر مضبوط نہ ہولیں تب تک خُداوند یسوعؑ مسیح اپنے شاگردوں کو غیر اقوام میں نہیں بھیج سکتے۔ شاگردوں کو دو دفعہ بھیجا گیا ایک دفعہ اسرائیل اور دوسری دفعہ تمام اقوام میں ان کو جانے کے لئے کہا گیا۔

Content without context is noise. سیاق وسباق کے بغیر متن محض شور ہے۔

کسی بھی متن کو سمجھنے کے لئے سیاق وسباق کا جاننا بہت ضروری ہے۔

Immediate Context قریبی سیاق:

اس کا مطلب یہ ہے کہ حوالہ کے قریب ترین حصہ پر غور کرنا۔ (متی 1:18-21)۔ مصنف کون ہے؟ کس کو لکھا جا رہا ہے؟ لکھنے کا مقصد کیا ہے؟ پہلے کیا کہا گیا ہے؟ بعد میں کیا کہا گیا ہے؟

Larger Context وسیع سیاق وسباق:

اس کتاب کا موضوع کیا ہے؟ کن حالات میں لکھا گیا؟ پس منظر کیا ہے؟ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے؟

Bill Gates ؒ کہتے ہیں Content is king اور بہت سارے سکالرز کا کہنا ہے کہ Context is queen

Literary Context: ادبی تناظر

الفاظ: اس میں سب سے پہلے لفظوں پر غور کیا جاتا ہے۔ ان کی Etymology پر دھیان دیا جاتا ہے۔ الفاظ کے ترجمہ کے لئے ڈکشنریز کا استعمال کریں۔ گرائمر: کس زمانے کی بات کی جا رہی ہے؟ واحد ہے یا جمع ہے؟ Active or Passive؟ حرفِ عطف، فعل، اسم، فاعل ہے یا مفعول ہے؟ آغاز ہے اختتام ہے؟ فردِ واحد کو لکھا گیا ہے یا زیادہ لوگوں کو، شاعرانہ تحریر ہے؟ انشائیہ ہے؟

Cultural Context ثقافتی تناظر:

اس وقت کی ثقافت کیا تھی؟ لوگ کیسے تھے؟ رہن سہن کیسا تھا؟

تاریخی پس منظر:

کس کی حکومت تھی، کون کس کی اسیری میں تھا۔ بادشاہ رعایا۔

Law of double reference

اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس متن کا تعلق پُرانے عہدنامہ میں کس جگہ موجود ہے۔

اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو نقصان کیا ہوگا؟

ہم اصل مطلب نہیں سمجھ پائے گے۔

خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ہم درست سیاق وسباق نہیں سمجھیں گے تو پھر غلط سمجھائے گے۔

آج میں چاہتے ہوں کہ آپ کی مدد سے ایک پیغام تیار کیا جائے۔

تفسیری وعظ کی بنیاد بائبل مقدس ہوتی ہے۔ کیونکہ متن ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ ہم متن میں سے اپنے مطلب نہیں نکالتے بلکہ متن کا مطلب لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ یہ سب سے اچھا طریقہ ہے کلام سُنانے کا۔

ایسے وعظ بائبل مقدس سے متعلق نہیں بلکہ خود بائبل مقدس ہوتے ہیں۔

تفسیری وعظ کا مرکز بائبل مقدس ہے۔

ایسے وعظ Springboard Sermon نہیں ہوتے۔ Springboard Sermons میں لوگ jump لگاتے ہیں چھلانگیں لگاتے ہیں بائبل مقدس کی سیر کراتے

ہیں۔ بہت سارے لوگ ایک حوالہ پڑھتے ہیں اس میں سے کوئی ایک بات لیتے اور مختلف حوالوں سے جوڑ کر سمجھتے ہیں کہ وہ درست کلام سُنا رہے ہیں۔ جبکہ بہت دفعہ متن Ignore ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر لوقا 11:9-10

2- موضوعاتی وعظ Topical Sermons

سب سے پہلے ہم جانیں گے کہ تفسیری وعظ اور موضوعاتی وعظ میں کیا فرق ہے؟ تفسیری وعظ میں ایک مخصوص حوالہ پر کلام سُنایا جاتا ہے جب کہ موضوعاتی وعظ میں ایک موضوع سے متعلق مختلف حوالہ جات پر غور کیا جاتا ہے۔ اس میں اُردو زبان میں دو کتابیں قاموس الکتاب اور کلید الکتاب جب کہ انگلش میں Reference Bible اس کے علاوہ Google سے ہم مدد لے سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر آپ نے محبت پر کلام سُنانا ہے تو محبت سے متعلق حوالہ جات ڈھونڈیں اور کلام تیار کریں۔ مثلاً یوحنا 3:16 آئیں عملی طور پر حوالہ جات بتائیں اور Sermon بنائیں۔

Topical Sermons میں اکثر لوگ Context کو Ignore کر دیتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ چاہے ہم کوئی بھی مضمون رکھیں اور اس کے لئے آیت کسی بھی حصے سے لیں تو اس کے Context پر ضرور غور کریں اور اس کے بعد بیان کریں۔

جو لوگ Zoom App کے ذریعے کلاس لیتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ اپنا کیمرہ آن کرنا چاہتے ہیں تو کوشش کریں کسی درست جگہ ہوں تو کر لیں نہیں تو اپنی فوٹو بھی لگا سکتے ہیں۔ کیمرہ بند رکھ کر کلاس لے سکتے ہیں۔

کل بروز بُدھ ڈاکٹر کینتھ پرویز کلاسز لیں گے۔